رجم کی سزا شرعی حد ہے

شرعی عدالت کے غیر شرعی فیصلہ پر احتجاج

وفاقی شرعی عدالت کے ججوں نے ایک فیصلہ میں اسلام کی ایک قطعی طے شدہ اجماعی سزا - حد شرعی - رجم کو تعزیر قرار دے کر نہ صرف علمی دینی حلقوں بلکہ تمام مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی کی ایک لہر دوڑا دی ہر طرف سے اس غیر شرعی جسارت پر بے جا پر اعتراض ہوا ہر چند کہ صدر پاکستان نے اس عدالت کی علماء پر مشتمل از سر نو تشکیل کا اعلان کر کے ایسے غیر شرعی فیصلوں کا راستہ رد کر دیا ہے تاہم موجودہ عدالت کے فاضل ارکان کے بارہ میں اب بھی عام مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لئے ایسے اہم منصب کے لئے نااہل قرار دیا جائے۔ اور توہین حدود اسلامی کے ضمن میں ان کا احتساب کیا جائے ــــ ایسے چند مراسلات پیش ہیں۔ (ادارہ)

اسلام میں شادی شدہ زانی کی سزا "رجم" کہلاتی ہے۔ رجم و سنگساری اسلامی حدود میں سب سے اہم اور سب سے مقدم ہے مشہور و متواتر المعنی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد بار حد رجم جاری فرمائی۔ خلفائے راشدینؓ اور تمام صحابہؓ کا اس پر اجماع ہے۔ چودہ سو سال سے تمام علماء کرام کا اس پر اتفاق چلا آرہا ہے شیعہ سنی - دیوبندی - بریلوی اور اہلحدیث ملت اسلامیہ کے تمام مکاتب فکر اس مسئلہ پر متفق ہیں۔

فقہ و حدیث کی تمام اہم کتابوں میں حد رجم کو "کتاب الحدود" میں سرفہرست مفصل و مدلل بیان کیا گیا ہے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حد رجم کی اہمیت کے پیش نظر اس پر مستقل خطبہ دیا تھا جس میں فرمایا تھا۔

رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجمنا	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے
بعدہ فاخشی ان طال بالناس زمان ان	بعد ہم نے رجم کیا۔ اب مجھے خطرہ ہے کہ زمانہ گذرنے
یقول قائل ما نجد الرجم فی کتاب اللہ	پر کوئی کہنے والا یوں نہ کہنے لگے کہ ہم رجم کا حکم کتاب
تعالیٰ فیضلوا بترک فریضۃ انزلها اللہ	اللہ میں نہیں پاتے۔ تو وہ ایک دینی فریضہ ترک کرنے سے
(بخاری جلد دوم صہ ۱۰۰۹ مسلم جلد دوم صہ ۶۵ کتاب الحدود)	کرنے سے گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا

اسلامی قانون کی مشہور و معروف کتاب ہدایہ جلد دوم کتاب الحدود صہ ۴۸۹

انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رَجَمَ مَاعِزاً .... آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو رجم کیا

...... وعلیہ اجماع الصحابۃ .... اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع و اتفاق ہے۔

محقق ابن الہمام، فتح القدیر شرح ہدایہ جلد پنجم کتاب الحدود صہ ۱۳۱ میں حد رجم پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

ثبوت الرجم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر المعنی کشجاعۃ علی وجود حاتم۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجم کا ثبوت متواتر المعنی احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت علی کی شجاعت اور حاتم طائی کی سخاوت کی طرح مشہور و معروف ہے۔

آگے لکھتے ہیں :- "اِنکارُہٗ اِنکارُ دلیلٍ قطعیٍ بالاتفاق" حد رجم کی دلیل کا انکار کرنا بالاتفاق قطعی دلیل کا انکار کرنا ہے۔ نیز ابن الہمام لکھتے ہیں۔ علیہ اجماع الصحابۃِ ومن تقدم من علماءِ المسلمین کہ حد رجم پر صحابہ کرام اور تمام علماء اسلام کا اجماع ہے۔

نام نہاد اجتہاد کے عنوان سے بعض لوگوں کا رجم کو حد شرعی تسلیم نہ کرنا عدالت نبوی کی توہین اور تحریف و الحاد کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔

ایسے گمراہ اور ملحد لوگوں کا مقصد ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنا اور قوم و حکومت کے لئے ایک نیا فتنہ کھڑا کرنا معلوم ہوتا ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وفاقی شریعت جیسے اہم ادارہ کو ان فتنہ پرداز عناصر سے پاک کر کے پاکستان کے مسلمانوں کو مطمئن کرے۔ اور شرعی عدالتوں میں قرآن و حدیث کے ماہر ممتاز علماء کو مقرر کر کے تحریف و الحاد کے فتنوں کا ہمیشہ کے لئے سدباب کرنے کا ثبوت مہیا کرے۔

(مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ مخزن العلوم خانپور اور دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کے اکثر اساتذہ کے دستخط)

★ اخبارات میں یہ جگہ پاکستان خبر چھپی کہ وفاقی شرعی عدالت نے یہ ویا کھیان دیا کہ سنگسار کرنا شرعی حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور یہ اسلامی احکام کے منافی ہے۔

سرزمین پاک کی تاریخ میں اسلامی احکام کو مسخ کرنے کی یہ بدترین مثال ہے۔ سورہ احزاب پ ۲۲ میں ایک صریح حکم ہے کہ

"جب اللہ و رسول مومنین کے معاملات اور نزاعات میں کوئی فیصلہ کر دیں تو مومنین کو پھر اپنے معاملات میں کوئی اختیار نہیں رہتا اور جو شخص نافرمانی کرے گا وہ کھلم کھلا گمراہ ہے"

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "کہ رجم کتاب اللہ میں موجود ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شادی شدہ زانیوں کو سنگسار کیا اور ہم نے بھی حضور کے بعد سنگسار کیا

اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ ایک طویل زمانہ گذرنے کے بعد لوگ کہیں گے کہ رجم کتاب اللہ میں سے نہیں ہے خبردار رجم حق ہے اور یہ ایک فریضہ ہے اور اس کا ترک فرض کو چھوڑنا ہے"۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین، تابعین اور آج کے دن تک پوری امت کا اتفاق ہے کہ رجم حدود اللہ میں سے ہے۔ اس شرعی و الہامی پس منظر کی روشنی میں دنیا کے جیور رسٹ کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی رائے زنی کرے۔ چہ جائیکہ وہ یہ جرأت کرے کہ خدا، رسول کے فیصلہ اور اجماع امت کو بیک قلم منسوخ کردے۔ وفاقی شرعی عدالت کے جن ججوں نے یہ فیصلہ دیا ہے وہ اصول و قانون کی رو سے اس کے مجاز ہی نہیں ہیں۔

میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ ان ججوں نے اللہ و رسولؐ کی کھلی توہین کی ہے۔ اگر پاکستان میں کوئی اصلی شرعی عدالت ہوتی تو ان ججوں پر توہین خدا و رسولؐ کا مقدمہ چلایا جاتا۔ آخر میں میں صدر ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو ہمیشہ کے لئے نااہل قرار دے دیا جائے۔

سید عطاء المحسن بخاری ۔ دار بنی ہاشم۔ پولیس لائن روڈ۔ ملتان۔

★ ۲۲ مارچ کے اخبارات میں وفاقی عدالت شرعیہ پاکستان کا فیصلہ بسلسلہ رجم آپ کی نظر سے گذرا ہوگا جس میں رجم کو اسلام کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ اور فیصلہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ رجم کے سلسلہ میں سنگسار کرنے کا جو آرڈیننس جاری کیا گیا اس میں ۳۱ جولائی تک ترمیم کی جائے۔

رجم کا حکم بھی امت مسلمہ کا ایک مسلّمہ عقیدہ چلا آیا ہے۔ آج اس مسلّمہ عقیدہ کو تبدیل کرنے کے لئے کوئی فیصلہ شرعاً موثر نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس فیصلہ سے ایک قانونی الجھن پیدا ہوکر رہ گئی ہے۔ ایسے حالات میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے گذارش ہے کہ اس کے لئے مؤثر حکمت عملی بروئے کار لائی جائے جس سے یہ فیصلہ منسوخ کرنے کے لئے حکومت پاکستان کو کوئی کارروائی عمل میں لانے کے لئے کہا جائے۔

مولانا محمد دوست خان ۔ مہتمم دارالعلوم بیلہ ری۔ پونچھ آزاد کشمیر

★ ۲۲ مارچ کے اخبارات میں یہ اضطراب انگیز خبر شائع ہوئی کہ وفاقی شرعی عدالت نے اپنے ایک اکثریتی فیصلے کے ذریعے حدود آرڈیننس کی ان دفعات کو اسلام کے منافی قرار دے دیا ہے جو زنا کی سزا رجم (سنگساری) سے متعلق ہے اور حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۳۱ جولائی تک اس قانون میں ترمیم کردے۔ ابھی اس فیصلے کی تفصیلات منظر عام پر نہیں آئیں۔ لیکن اگر یہ خبر درست ہے۔ تو یہ پاکستان کی تاریخ میں انتہائی افسوسناک واقعہ ہے کہ اسلام کے ایک قطعی حکم کو اسلام کے منافی قرار دیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ رجم کا حکم قرآن و سنت کے ناقابل انکار دلائل سے ثابت ہے اور چودہ سو سال کے دوران